ڈاکٹر عبد الستار ملک

استاد شعبۂ اُردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

لسانیات: مفہوم، اہمیت اور دائرہ کار

Dr. Abdul Sattar Malik
Lecturer,Department of Urdu, Allama Iqbal Open University, Islamabad

Linguistics: Meaning, Importance and Scope

Language is a human need. Without it, neither communication is possible nor the promotion and transfer to civilization and culture is possible. Based on the university and importance of language, linguists and sociologists founded a field of knowledge, in which language is studied and researched specifically. This field of knowledge was named linguistics. In developed countries, linguistics continues to receive as much attention as other scientific and social sciences. Especially in America, a lot of work is being done on its applied aspects.Linguistics in Urdu is not very old and not enough interest has been taken in this subject. In view of its importance, the Higher Education Commission has included Linguistics in curriculum. It is necessary to teach this subject in our universities with the original spirit. Since the need and importance of linguists in other sciences and areas of life is constantly increasing. Therefore, for the understanding of the broader meaning of linguistics, it is necessary to cover all dimensions and aspects. In this article, the meaning, importance and Branches are discussed in some detail to give a comprehensive view.

Key Words: Linguistics, Meaning and Importance of Iinguistics, Branches of linguistics

لسانیات (Linguistics) کا مفہوم

"لسانیات" دو لفظوں یعنی لسان (زبان) اور یات (علم) کا مجموعہ ہے جس سے مراد ہے علمِ زبان۔ اردو میں یہ اصطلاح انگریزی اصطلاح "Linguistics" کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ لسانیات کا مطلب ہے زبان سے متعلق مسائل و مباحث۔ قدیم زمانے میں لسانیات کو گرامر (صرف

ونحو) یا علم اللغہ (علم اللسان) کہا جاتا تھا۔ بعد ازاں اس کا نام علم اللغہ کے بجائے فقہ اللغہ (زبان کا فلسفہ) قرار پایا[(۱)]

۱۷۱۶ء میں ڈیویز نے علم زبان کے مطالعے کو (Glossology) کا نام دیا۔ مگر جب ہندیورپی زبانوں کے تقابلی موازنے اور تجزیے کا آغاز ہوا تو اس موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں کا نام تقابلی قواعد (Comparative Grammar) رکھا گیا۔ البتہ جیسے ہی یہ شعور بیدار ہوا کہ علم زبان محض قواعد (صرف ونحو) ہی نہیں بلکہ اس میں مختلف آوازوں (صوتیات) اور معنیات کا بھی احاطہ کیا جاتا ہے تو انیسویں صدی کی ابتدا میں اس کا نام 'Comparative Philology' رکھا گیا۔ 'Philo' کا معنی ہے محبت اور 'Logos' کا معنی ہے لفظ یا علم وغیرہ۔ اس طرح 'philology' کا مطلب ہوا "زبان کی محبت"۔ یعنی اس سے مراد وہ علم جو زبان سے متعلق ہو۔ بعد ازاں اس نام پر اعتراض یہ اُٹھایا گیا کہ سائنس میں تقابل تو ہوتا ہی ہے، اس لیے لفظ 'Comparative' کی کیا ضرورت ہے؟ اس طرح علمِ زبان کو صرف 'Philology' کہا جانے لگا۔ تاہم 'Philology' کی اصطلاح متنازعہ رہی اور اس کے مختلف مفاہیم مراد لیے جاتے رہے۔ ۱۸۴۱ء میں پرچڑ نے علمِ زبان کو 'glottology' کا نام دیا، لیکن یہ نام رائج نہ ہو سکا۔ 'Philology' اس لیے قابلِ اعتراض تھا کہ اس کے دائرہ کار میں ادبیات اور اسلوبیات وغیرہ آ جاتے ہیں۔ انیسویں صدی میں فرانس میں علم زبان کے لیے 'Linguistique' کی اصطلاح استعمال کی گئی۔ یہ لاطینی لفظ ہے جب کہ 'Philology' یونانی۔ 'Lingua' زبان کو کہتے ہیں اور 'Linguistique' زبان کے علم کو۔ انیسویں صدی کے دوران انگریزی میں زبانوں کے علم کے لیے 'Linguistic' کا لفظ استعمال ہونے لگا جو چند برس بعد 'Linguistics' کے نام سے مقبول ہو گیا[(۲)]

فارسی زبان میں اس شعبہ علم کو 'زبان شناسی' کہتے ہیں۔ اردو زبان میں اس کے لیے لسانیات یا علم زبان، مستعمل ہے۔ علمِ زبان چونکہ مرکب ہے اس لیے لسانیات، مختصر ہونے کی وجہ سے باعثِ ترجیح ہے۔ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور کے مطابق: "لسانیات اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعے زبان کی ماہیت، تشکیل، ارتقا، زندگی اور موت کے متعلق آگاہی ہوتی ہے۔۔۔ زبانوں کا تجزیہ، ان کی تاریخ، ان کے باہمی ارتباط، ان کی معنوی ساخت اور ان کی ظاہری تقسیم و گروہ بندی پر غور وخوض کرنا لسانیات کا سب سے بڑا مقصد ہے۔"[(۳)]۔

"لسانیات" زبان کے مختلف پہلوؤں کا ایک منظم اور مربوط انداز میں سائنسی مطالعہ کرتی ہے۔

اس تعریف میں دو اصطلاحوں 'زبان' اور 'سائنسی مطالعہ' کا استعمال ہوا ہے، 'زبان' سے مراد ایک ایسا خود اختیاری اور روایتی صوتی علامتوں کا نظام ہے، جو کوئی انسان اپنے سماج میں اظہارِ خیال کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے جب کہ 'سائنسی مطالعے' سے ایسی تحقیقات مراد ہیں جن کے مشاہدات کی تصدیق تجربی تقاضوں کے مطابق کی جاسکے۔

سائنس ایک منظم طریقہ کار کے تحت حقائق کی چھان بین اور تحقیق ہے اور یہ مشاہدے اور تجزیے کی بنیاد پر معلومات فراہم کرتی ہے۔

سائنسی مطالعے کی تین اہم خصوصیات صراحت (Explicitness) معروضیت (Objectivity) اور تنظیم یا باقاعدگی (Systematic) کو لسانی مطالعہ میں بھی بروئے کار لایا جاتا ہے۔ڈاکٹر نصیر احمد خاں نے اپنی تصنیف "اردو لسانیات" میں ان تین کلیدی ضوابط کی جامع توضیح کی ہے[۴]۔

پروفیسر اقتدار حسین خاں نے سائنسی مطالعہ کی مذکورہ خصوصیات کے علاوہ سائنسی مطالعہ کے ذیل میں مشاہدہ، مفروضات، تصدیق اور آزادی کو بھی مطالعے کے لئے اہم قرار دیتے ہیں۔[۵]

ماہرین لسانیات لسانیاتی مطالعہ کی ہر سطح پر معروضی انداز فکر سے کام لیتے ہیں اور حقائق کا پتا لگانے کے لئے تجزیاتی طریق کار اختیار کرتے ہیں۔

چونکہ لسانیات کا اصل موضوع زبان کا مطالعہ ہے؛اس لیے اس شعبہ علم میں زبان کی موجودہ صورتِ حال، زبانوں میں متواتر ہونے والی تبدیلیوں اور دنیا کی مختلف زبانوں کا ایک دوسرے سے مطابقت کے بارے میں بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ساتھ ہی یہ بھی معلوم کیا جاتا ہے کہ دنیا کے دیگر علوم وفنون، آثار قدیمہ اور دنیا کے جغرافیائی حالات سے زبان کا کیا تعلق ہے؟ غرض کہ لسانیات ایک ہمہ گیر علم ہے جس کا دائرہ بے حد وسیع ہے، جو انسانی علم کی ہر شاخ سے غذا حاصل کرتی ہے اور اس کے معاوضے میں ہر علم کو قوت پہنچاتی ہے۔

لسانیات کی اہمیت وافادیت

چونکہ لسانیات کا موضوع زبان اور مسائل زبان ہے، اس شعبہ علم میں جدید سائنسی طرز سے زبان کی تاریخ، توضیح اور تشریح بیان کی جاتی ہے۔ مختلف زبانوں کا تقابلی مطالعہ کر کے ان زبانوں اور متعلقہ تہذیب میں ربط تلاش کیا جاتا ہے۔ لسانیات کا مطالعہ زبان کی ساخت، بناوٹ، مختلف زبانوں کا باہمی رشتہ، اختلافات اور زبان کے علاوہ انسانی تہذیب کی تاریخ اور ارتقا کے متعلق فہم عطا کرتا ہے۔ لسانیات داں قدیم سے قدیم تر زبانوں کا (خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ) کا مطالعہ کرتا ہے، جس کے ذریعے مختلف قوموں کی تہذیب اور ان کی تاریخ کا پتہ چلتا ہے۔ ماہر لسانیات زبان اور بولی کے علاقے کا تعین کرتا ہے۔ کسی ملک یا قوم کی زبان کا لسانیاتی جائزہ لیتا ہے، جو زبان کے علاقے، دائرے، بولنے سمجھنے والے کی صحیح تعداد اور زبان کے مختلف مسائل کی وضاحت کرتا ہے؛ جس کی مدد سے زبان کو معیاری بھی بنایا جا سکتا ہے اور فروغ کے لیے لائحہ عمل بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔ قومی سطح پر لسانی مسائل مثلاً معیاری زبان، سرکاری زبان، قومی زبان، علاقائی زبان، وغیرہ کا تعین کرنے میں لسانی نقطہ نظر ضروری ہوتا ہے۔ زبانوں کی نسلی گروہ بندی نے انسانی تہذیب کی تاریخ کو واضح سمت عطا کی ہے۔ مثلاً " آریہ نسل کے باشندوں کا اصلی وطن کیا تھا؟ یہ قدیم ترین ہند آریائی زبانوں کے بعض الفاظ سے معلوم ہو سکا ہے۔ ماقبل تاریخ دور میں آریہ کس طرح مختلف گروہوں میں مختلف مقامات پر آباد ہوئے؟ پھر وہاں سے ان کی کون کون سی شاخیں پھوٹیں؟ یہ سب آریائی زبانوں کے باہمی تعلق اور ان کے شجرے سے بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ یونانی سے لاطینی کا نکلنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آریہ پہلے یونان میں بسے اور وہاں سے ان کی ایک ٹولی اٹلی گئی۔ انگریزی کا جرمن خاندان سے ہونا اور فرانسیسی سے نسبتاً دور ہونا ظاہر کرتا ہے کہ انگریز قوم لاطینی گروہ سے پہلے جدا ہوئی اور جرمن سے اس کے بعد۔ یورپ کے خانہ بدوش قبائل کی ہندوستانی آمیز زبان اس بات کا اشارہ ہے کہ یہ لوگ کسی زمانے میں ہندوستان سے یورپ گئے۔ کشمیری زبان کی باقی ہند آریائی زبانوں سے علیحدگی صاف بتاتی ہے کہ کشمیر میں آریوں کا کوئی دوسرا گروہ آباد ہوا جو بقیہ ہندو پاک کے باشندوں سے الگ تھلگ اس برعظیم میں وارد ہوا۔ گویا اس علم کے توسط سے ایک لسانی برادری کے ذیلی گروہوں کی نقل مکانی کا زمانہ معلوم ہو سکتا ہے۔

زبان ماحول اور اقدار کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ زبان کی تبدیلی اس کے زندہ رہنے کی علامت ہے۔ ماہر لسانیات زبانوں کی ترقی اور تغیر و تبدل کے عمل کا مطالعہ کرتا ہے۔ زبان کی پیدائش اور ارتقا کی

مدلل تاریخ کا تعین ماہرین لسانیات کا کام ہے۔ قدیم ادب کے فرہنگ کی تفہیم میں لسانیات معاون ہوتی ہے۔ ادبی مخطوطات کا زمانہ متعین کرنے، اسے پڑھنے اور سمجھنے میں لسانیات سے مدد ملتی ہے۔

آج کے اس ترقی یافتہ عہد میں جہاں دنیا سمٹ گئی ہے، اور ممالک کے مابین تجارتی و ثقافتی میل جول بڑھا ہے تو زبانوں کو بھی عالمگیریت حاصل ہوئی ہے اور مادری زبان کے علاوہ دوسری زبانوں کے سیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ لسانیات دوسری زبانوں کے سیکھنے اور سکھانے کے عمل کو آسان اور سہل بناتی ہے۔ لغت کی تدوین اور قواعد کی ترتیب لسانی اصولوں کے تحت کی جائے تو غیر ملکی زبان کی تحصیل آسان ہو جاتی ہے۔ اگر مروجہ قواعد پڑھا کر زبان سکھائی جائے تو کم از کم دو سال کا عرصہ درکار ہے جبکہ لسانیات کی مدد سے زبان مہینوں میں سیکھی جا سکتی ہے۔

بغیر تحریر والی زبانوں کو تحریری صورت میں لانے کے لیے ماہرین صوتیات اسے سیکھ کر آوازوں کی صحیح تفریق کر کے رسم الخط تیار کرتے ہیں۔ موجودہ رسم الخط میں خامیوں کی گرفت اور تدارک صوتیات ہی کر سکتی ہے۔

لسانی مطالعے نے دنیا بھر میں بولی جانے والی زبانوں کے مسائل کا بہتر سے بہتر حل تلاش کیا ہے۔ لسانی مطالعے کی افادیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آج دنیا کے وہ علوم و فنون بھی لسانی مطالعے سے فیض حاصل کر رہے ہیں، جن کا زبان کے مطالعہ سے براہ راست کوئی واسطہ نہیں۔ بشریات، عمرانیات، نفسیات اور فلسفہ کے علاوہ، طب، طبیعیات، ریاضیات وغیرہ جیسے سائنسی علوم سے لسانیات کا ایک ایسا رشتہ قائم ہوا ہے جہاں دونوں علوم ایک دوسرے سے استفادہ کرتے ہیں۔

ترقی یافتہ ممالک میں لسانیات پر اتنی توجہ دی جاری ہے، جتنی دیگر سائنسی اور سماجی علوم پر بلکہ اب اسے ریاضی اور شماریات کے انداز میں وضع کیا جا رہا ہے۔ چونکہ ہمارے ہاں زبانوں کے مطالعے کی اہمیت و افادیت کا زیادہ شعور نہیں، جس کی وجہ سے لسانیات سے صرفِ نظر کیا گیا۔ لسانیات کی جولاں گاہ بہت وسیع ہے۔ آج ترقی یافتہ معاشروں میں لسانیات کی مدد سے تاریخ، تہذیب اور معاشرت کے بہت سے مسائل حل کیے جا رہے ہیں۔ اس سے مختلف نسلوں اور زبانوں کا باہمی اشتراک و اختلاف معلوم کیا جا رہا ہے۔ اس سے قوموں اور زبانوں کی عمر کے ساتھ ان کی جائے پیدائش کے بارے میں معلومات حاصل کی جا رہی ہیں۔ قدیم اور مردہ زبانوں کے رسم الخط اور ادب کی تفہیم بھی لسانیت کی مدد سے ممکن ہو گئی

ہے۔ ایسی قبائلی زبانیں جن کا کوئی رسم الخط نہیں، لسانیات کی مدد سے ان کا رسم الخط وضع کیا گیا ہے۔ دنیا کی کسی بھی زبان کو ضبطِ تحریر میں لانے کے لیے صوتیاتی رسم الخط (IPA) وضع کر لیا گیا ہے؛ جس میں خفیف ترمیم کے بعد کسی بھی زبان کو لکھنا ممکن ہے۔ لسانیات کی مدد سے مخطوطات کے زمانی تعین میں مدد ملتی ہے۔ اس کی مدد سے ایسے قواعد مرتب کرنے کی کوششیں جاری ہیں، جن کے ذریعے کسی دوسری زبان کو بہت کم عرصے میں سیکھا جا سکتا ہے۔ برطانیہ اور امریکہ میں انگریزی بولنے والوں کو غیر ملکی زبان کی تعلیم دینے کے لیے لسانیات کو سکولوں میں متعارف کرایا جا رہا ہے۔ افواج میں اس کے ذریعے خفیہ کوڈ بنانے اور دوسروں کے خفیہ کوڈ پڑھنے کا کام لیا جا رہا ہے۔ ترجمے کی ایسی مشین بنانے کی کوششیں جاری ہیں، جو ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کر سکے۔ لسانیات کی ان برکات سے فیض یاب ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اردو میں لسانیات کی تحقیق و تدریس مضبوط بنیادوں پر استوار ہو۔ لسانیات کی ضرورت و اہمیت کے پیشِ نظر ہائر ایجوکیشن کمیشن نے بی ایس اردو کے نصاب میں تخصیصی مضمون کے طور پر شامل کیا ہے۔

لسانیات کی شاخیں

گذشتہ دو صدیوں میں لسانیات نے بہت ترقی اور وسعت اختیار کر لی ہے۔ زبان سے متعلق مسائل کی نوعیت کے پیشِ نظر لسانیات کو متعدد شاخوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ماہرینِ لسانیات تاحال یہ حتمی فیصلہ بھی نہیں کر پائے کہ ان شاخوں کی تقسیم کس درجہ بندی کی بنا پر ہو۔ علم زبان ایک لا محدود ہے جیسے جیسے زبان کا ارتقا عمل میں آیا، ویسے ویسے اس کی شاخیں بھی وجود میں آنے لگیں۔ علم زبان دراصل کئی ایک شاخوں پر مشتمل ہے۔ ماہرین لسانیات نے علم زبان کو آسان اور سہل بنانے کے لیے زبان کے مطالعہ کے لیے متعدد شاخیں متعین کی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

1. تاریخی لسانیات اور تقابلی لسانیات

تاریخی لسانیات (Historical Linguistics): اس میں کسی ایک مخصوص زبان یا کسی ایک خاندان سے تعلق رکھنے والی زبان یا زبانوں کے ارتقائی مراحل کا تاریخی ادوار کی روشنی میں مطالعہ کر کے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ زیرِ مطالعہ زبان میں وقت کے ساتھ ساتھ کون کون سے لسانی تغیرات رونما ہوئے ہیں۔

تقابلی لسانیات (Comparative Linguistics): تقابلی لسانیات میں تاریخی اعتبار سے باہم رشتہ دار زبانوں کا تقابلی جائزہ لیا جاتا ہے اور اس اصل زبان کو تلاش کیا جاتا ہے، جس سے مختلف زبانیں الگ ہو کر

وجود میں آئیں۔ یہ لسانیات کی وہ شاخ ہے جس میں ایک ہی خاندان سے تعلق رکھنے والی دو یا دو سے زیادہ زبانوں کا مطالعہ و موازنہ کر کے ان کی آپس میں مشابہت اور اختلافات معلوم کیے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ تقابلی لسانیات ایک ہی خاندان کی مختلف زبانوں یا ایک زبان کی مختلف بولیوں کا احاطہ کرتا ہے۔ جب مختلف خاندانوں کی زبانوں کے تقابلی مطالعے کی ضرورت محسوس ہوئی تو ماہرین نے اس کو نوعیات (Typology) کا نام دیا۔ اس طرز کے مطالعے میں مختلف زبانوں کے صرف و نحو کو لے کر مشترک یا متضاد خصوصیات کی بنا پر گروہ قائم کیے جاتے ہیں۔ انھیں پہلے نحوی یا قواعدی گروہ بندی کہا جاتا تھا اب اسے نوعیاتی گروہ بندی کہا جاتا ہے۔

علم الانساب: زبانوں کی تقسیم یا گروہ بندی اور نسبی شجرے علم الانساب کے ذریعے بنائے جاتے ہیں۔ اس کے تحت دنیا میں بولی جانے والی زبانوں کی گروہ بندی دو طرح سے کی جاتی ہے:

(۱) لفظی اور صرفی خصوصیات کے لحاظ سے (۲) تاریخی اور نسلی تعلقات کے لحاظ سے

تاریخی اور نسلی محرکات کے لحاظ سے دنیا کی زبانوں کو ان آٹھ بڑے خاندانوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

۱۔ سامی ۲۔ ہند چینی ۳۔ دراوڑی ۴۔ موٹڑا ۵۔ افریقہ کی بانتو ۶۔ امریکی ریڈ انڈین قبائل کی زبانیں ۷۔ ملایا ۸۔ ہند یورپی (۶)

2. توضیحی / تجزیاتی (Descriptive Linguistics)

توضیحی لسانیات، لسانیات کی سب سے اہم شاخ ہے ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہی وہ بنیاد ہے جس پر لسانیات کے علم کا کا محل تعمیر ہوا ہے۔ توضیحی لسانیات میں زبان کی ساخت کی توضیح پیش کی جاتی ہے یہ زبان کے ارتقا کی مخصوص منزل پر اس کی بناوٹ کا مطالعہ کرتی ہے اور اسے مختلف اجزا میں تقسیم کے ان کی تشریح اور وضاحت بیان کرتی ہے، اسی لیے اسے تشریحی لسانیات بھی کہتے ہیں۔ چونکہ زبان آوازوں لفظوں، جملوں اور معنوں کا منظم مجموعہ ہے اور زبان کا یہ نظام اس کی ساخت سے عبارت ہے، اس لیے اسے ساختی لسانیات بھی کہتے ہیں۔ توضیحی لسانیات زبان کی قدیم صورت یعنی ماضی میں زبان کے الفاظ اور اس کی آواز کا تجزیہ نہیں کرتی بلکہ توضیحی لسانیات کا موضوع موجودہ زبان ہے۔ توضیحی لسانیات کو مطالعے کی خاطر ہم مندرجہ ذیل حصوں میں بانٹ سکتے ہیں۔

i. صوتیات (Phonetics): اس شاخ میں ہم کسی زبان کی کل آوازوں یعنی مختلف صوتوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ نیز یہ دیکھتے ہیں کہ یہ آوازیں کس طرح پیدا ہوتی ہیں اور ان آوازوں کو مطالعے اور تقابلی جائزے کے لیے کس طرح درجہ بندی کر سکتے ہیں۔

ii. علم الاصوات / فونیمیات (Phonemics/Phonolgy): فونیمیات میں ہم ان طریقوں کا مطالعہ کرتے ہیں، جن سے ہم کسی زبان کی تخالفی اور امتیازی آوازوں کی اکائیوں کو کو معلوم کر سکیں۔ ان امتیازی آوازوں کی تعداد کسی بھی زبان میں محدود ہوتی ہے۔ آواز کی ان امتیازی اکائیوں کو فونیم یا صوتیہ کہتے ہیں۔

iii. صرفیات / مارفیمیات / تشکیلات (Morphology): لسانیات کا ایک اہم شعبہ ہے جو الفاظ کی ساخت کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس میں لفظوں کی تشکیل سے بحث کی جاتی ہے۔ اس لیے اس علم کو تشکیلیات بھی کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک مادہ میں سابقے اور لاحقے لگا کر نئے الفاظ کا اشتقاق کیوں کر ہوتا ہے۔

iv. نحو (Syntax): لسانیات کا ایک مستقل اور اہم شعبہ ہے، جس میں جملے کی ساخت کو موضوع مطالعہ بنایا جاتا ہے۔ اصطلاح میں نحو کسی زبان کے مختلف الفاظ کے باہمی ربط اور ان کی ترتیب و ترکیب سے بننے والے فقروں (Clauses) اور جملوں (Sentences) کے مطالعے و تجزیے کا علم ہے۔ یعنی نحو میں جملے کے ساتھ تراکیب (دو یا دو سے زیادہ الفاظ) اور جملوں میں لفظوں کی ترتیب کے قاعدوں کا لسانیاتی مطالعہ بھی شامل ہے۔

v. معنیات (Semantics): اس میں لفظوں اور جملوں کے معنٰی و مفہوم سے بحث کی جاتی ہے اور معانی کے تاریخی ارتقا کی کھوج لگائی جاتی ہے۔ اس میں ان طریقوں پر بحث کی جاتی ہے جن سے زبان میں معنی سمجھنا مقصود ہوتا ہے۔ لسانیات کی یہ شاخ معانی کے سیاق وسباق کا بھی تجزیہ کرتی ہے، یعنی الفاظ بولنے والے کی زبان سے کس سماجی پس منظر اور صورت حال کے تحت ادا ہوئے ہیں اور ساتھ ہی معنوں میں پیدا ہونے والے تغیرات کا بھی جائزہ لیتی ہے۔

علم ارتباط علامات یا علم علامتی زبان (Pragmatics): علم علامتی زبان کا علم نشانیات کی ہی ایک ذیلی شاخ کے طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس شعبہ علم میں معنی و مفہوم کی ادائیگی میں سیاق و سباق (Context) کے رول اور کردار کا مطالعہ کیا جاتا ہے، خیال اور اظہار کنندہ کے باہمی تعلق سے بحث کی جاتی ہے۔

اس شاخ کا تعلق پوشیدہ، قیاسی اور مرادی معنوں سے ہوتا ہے۔معنیات کا تعلق عموماً لغوی اور غیر متغیر معانی سے ہے جبکہ علمِ علامتی زبان کا تعلق ہمیشہ سیاقی اور تغیر پذیر معنوں سے ہے۔ مثلاً کمرے میں زیادہ سردی نہیں ہے کیا؟ تو وہ محض اطلاع نہیں دے رہا بلکہ سردی دور کرنے کے لیے ہیٹر لگانے کا کہہ رہا ہے۔جب ایک فرد یہ کہے کہ کھانا نہیں پکا؟ تو وہ بتا رہا ہے کہ اسے بھوک لگی ہے۔اس طرح جب کوئی پوچھے کہ آپ کی جیب میں کتنی رقم ہے؟ تو رقم کا اثبات نہیں چاہتا بلکہ وہ آپ سے کچھ رقم مانگنا چاہتا ہے۔

3. اطلاقی لسانیات(Applied Linguistics)

لسانیات کے علم میں ترقی کی وجہ سے اس کی افادیت کا اطلاق زبان کے استعمال کے دوسرے شعبوں میں بھی کیا جانے لگا۔ جس پر لسانیات کے جدید شعبہ اطلاقی لسانیات کا عمل میں آیا۔ اطلاقی لسانیات کو لسانیات کا عملی پہلو بھی کہا جاتا ہے۔ اطلاقی لسانیات کے دائرہ عمل میں بیرونی زبانوں کا سیکھنا اور سکھانا، ترجمہ، لغت نویسی اور اسلوبیات کے علاوہ کسی زبان یا بولی کا علاقائی جائزہ لینا، کسی زبان کی کوڈ تیار کرنا، کسی زبان کی خفیہ کوڈ کو دریافت کرنا، رسم الخط میں اصلاح کی تجاویز، زبان کی ٹائپنگ کے لیے حروف کی ترتیب، کمپیوٹر میں زبان کے استعمال کو فروغ دینا، ترجمہ کی مشین بنانا جیسے امور آتے ہیں۔ اطلاقی لسانیات کی وسعت اور ضرورت کے پیشِ نظر ماہرین خصوصیت سے چار شعبوں (تدریس زبان، اسلوبیات، لغت نویسی اور ترجمہ) کی نشان دہی کرتے ہیں، جہاں لسانیات کے اطلاق کے امکانات زیادہ روشن ہیں۔

لسانیات کی دیگر شاخیں

مشینی یا کمپیوٹری لسانیات(Computational Linguistics): یہ اطلاقی لسانیات کا انتہائی مفید شعبہ ہے ۔روز مرہ زندگی میں کمپیوٹری لسانیات کے متعدد استعمالات ہیں۔اس شاخ کا اہم ترین موضوع خودکار مشینی ترجمہ ہے، تاہم دیگر کئی امور میں بھی معاون ہے مثلاً سرچ انجن کے ذریعے معلومات کی تحصیل، آن لائن لغت، بار کوڈ ریڈر، کارپس کی مدد سے الفاظ شماری، تعدد حروف، الفاظ کا صرفی و نحوی تجزیہ وغیرہ۔

اشتقاقیات(Eytmology): یہ لفظ کی بنیادیں تلاش کرنے کا علم ہے۔ اس علم کا ماہر قدیم متون اور دوسری زبانوں کے ذخیرۂ الفاظ سے لفظ کا موازنہ کرتا ہے تاکہ لفظ کی تاریخ کو ازسرِنو سامنے لایا جاسکے اور یہ

واضح کیا جا سکے کہ لفظ مقامی ہے، دخیل ہے یا مستعار ہے۔ لفظ نے کس شکل میں اپنی اصل زبان سے سفر شروع کیا اور تب اس کے کیا معنی تھے؟ اور آج یہ کس شکل اور کن معنوں میں دوسری زبان میں رائج ہے؟

سماجی لسانیات(Social Linguistcs): زبانوں کی ساخت اور ان کی اصوات میں ہونے والی تبدیلیوں کے باعث سماجی علوم یعنی بشریات، عمرانیات، نفسیات، تاریخ اور فلسفہ کے میدانوں میں بے پناہ نتائج حاصل کیے گئے ہیں اور لسانیات کی وہ شاخ جو زبان اور سماج کے باہمی رشتوں کے تعلق کا مطالعہ کرتی ہے، سماجی لسانیات کہلاتی ہے۔ لسانیات کی یہ شاخ سماج کے مختلف طبقات کی زبان اور لسانیاتی اختلاط سے بھی بحث کرتی ہے اور سرکاری زبان کے تعین اور اس کی ترقی و بقا کے طریقوں سے بحث کرتی ہے۔

بولیات(Dialectology): یہ لسانیات کی ذیلی شاخ ہے جس میں زبان میں جغرافیائی تقسیم کے لحاظ سے پیدا ہونے والی تبدیلیوں اور ان سے وابستہ دیگر مباحث کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس میں دیکھا جاتا ہے کہ ایک زبان میں کسی ایک خاص زمانے میں مختلف جگہوں پر کیوں فرق پیدا ہوتا ہے اور ایک ہی زبان علاقہ کے ساتھ کیسے تبدیل ہو جاتی ہے۔ یوں کسی ایک زبان کا یک زمانی((Synchronic مطالعہ کرتے ہوئے مقامی سطح پر بولی جانے والی مختلف بولیوں کا موازنہ کیا جاتا ہے۔ William Labov اس شعبے کے سب سے بڑے محقق مانے جاتے ہیں۔ اس شعبے کے ماہرین مقامی سطح پر موجود قواعد سے مدد لیتے ہیں اور اس کے لیے اپنا زیادہ تر وقت مقامی آبادی کے ساتھ گزارتے ہیں۔

لسانی جغرافیہ / بولیوں کا جغرافیہ (Linguistics Geography): یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے زبانوں اور اس کی مختلف بولیوں کے علاقے مقرر کیے جاتے ہیں۔ اس میں کسی زبان سے تعلق رکھنے والی بولیوں کے لسانی اختلافات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ یہ لسانی اختلافات جغرافیائی اثرات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ماہرین لسانیات فیلڈ ورک کے ذریعے کسی زبان سے تعلق رکھنے والی بولیوں کے لسانی اختلافات، کلماتی انحرافات اور لب و لہجے کی جغرافیائی حد بندی کرتے ہیں۔ ان سے حاصل ہونے والے نتائج کی مدد سے لسانی نقشے اور بولیوں کے چارٹ بنائے جاتے ہیں جو زبان کے پر پیچ ارتقا کی توجیہات کے لیے کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔[۷]

نفسیاتی لسانیات (Psycho-Linguistics): علمِ نفسیات انسانی ذہن کے سائنسی مطالعے کا نام ہے۔ چونکہ نفسیاتی اور میکانکی عمل مل کر انسانی خیالات کو زبان کا روپ عطا کرتے ہیں، اس لیے میکانکی عمل کے ساتھ ساتھ نفسیاتی عمل کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔ نفسیاتی لسانیات میں ان نفسیاتی پہلوؤں پر غور کیا جاتا ہے

جو زبان سیکھنے، سمجھنے اور استعمال کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔ لسانی مطالعے کی اس شاخ میں تین مختلف عوامل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔(۱) زبان کا سیکھنا، سمجھنا اور استعمال کرنا، (۲) زبان کی ابتدائی تشکیل اور (۳)مادری زبان کے علاوہ دوسری زبان کے سیکھنے کا عمل۔ نفسیاتی لسانیات یہ مطالعہ کرتی ہے کہ زبان کیسے بولی جاتی ہے اور کیسے سمجھی جاتی ہے ؟ بچے دوسرے بالغ افراد سے مادری زبان کیسے سیکھتے ہیں اور سیکھنے اور سمجھنے کے اس عمل کے دوران بچے پر کیا حیاتیاتی، سماجی اور نفسیاتی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں ؟ مادری اور غیر مادری زبان کو سیکھنے میں کیا فرق ہے ؟ اور غیر مادری زبان سیکھتے ہوئے کون سے نفسیاتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ؟

ریاضیاتی لسانیات (Mathematical Linguistics): ریاضیاتی لسانیات دراصل لسانیات کی وہ شاخ ہے جس میں لسانیات کی دوسری مختلف شاخوں میں ریاضی کے اصولوں کے اطلاق کا مطالعہ کرتی ہے اور لسانیات کے علم کو مزید سائنسی روپ عطا کرتی ہے۔ اعدادی لسانیات، لسانی زمانیات اور کمپیوٹری لسانیات ریاضی لسانیات کے اطلاق کی سامنے کی مثالیں ہیں۔

اعدادی لسانیات (Statistical Linguistics): اس شعبۂ علم میں زبان کی مختلف لسانی اکائیوں کے اعداد و شمار کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ اعدادی لسانیات میں مختلف عناصر (مثلاً شعبۂ صوتیات، فونیمیات، صرفیات نحویات، معنیات وغیرہ) کے شمار سے حاصل نتائج کی بنا پر زبان کی ترقی اور تغیر کا تاریخی سفر معلوم کیا جاتا ہے۔ الفاظ اور اس کی اکائی شمار کر کے اہم ترین اور کثیر الاستعمال الفاظ، حروف اور آواز کے شمار سے زبان کے مشینی استعمال کو آسان تر بنایا جاتا ہے۔ غیر ملکی زبان کی تدریس میں ایسے ہی الفاظ اور حروف کی مدد سے زبان کا سیکھنا آسان بنایا جاتا ہے جو تعداد میں کم اور استعمال میں زیادہ ہوتی ہیں۔ گویا اعدادی لسانیات کے مختلف شعبوں کو معاونت فراہم کرتی ہے۔

لسانی زمانیات (Glotto Chronology): لسانیات کی اس شاخ نے اعدادی لسانیات سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھایا ہے، بنیادی الفاظ (ایسے دو سو الفاظ جو تمام انسانوں کی زندگی سے متعلق ہیں اور جن میں ثقافت کی وجہ سے ترمیم نہیں ہوتی) کی فہرست طے کی گئی (۸)۔ اس شعبۂ علم میں تقابلی لسانیات سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ ریاضی اور اعدادیات کے قواعد سے مدد لے کر الفاظ کی تاریخ مرتب کی جاتی ہے۔ ایک ہی

خاندان یا ایک ہی شاخ کی دو زبانوں کی ترقی کا جائزہ لیا جاتا ہے، عمر کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ زبانیں ایک دوسرے سے کیوں، کب اور کس طرح الگ ہوئیں؟

لسانی عتیقیات (Linguistic Palaentology or Paleolinguistics): یہ اطلاق لسانیات کی شاخ ہے اس شعبۂ لسانیات میں قدیم زبانوں اور بولیوں کی مدد سے ماقبل تاریخ، عصری تاریخ اور مختلف قدیم تہذیبوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور صفحہ ہستی سے مٹ جانے والی زبانوں کی باقیات جو آج کتابوں اور کتبوں میں محفوظ ہیں، کو پڑھ کر ماہرینِ لسانیات، آثارِ قدیمہ کی گتھیاں سلجھاتے ہیں۔

نسلی لسانیات یا بشریاتی لسانیات (Ethnolinguistics or Anthropological Linguistics):

بشریاتی لسانیات، لسانیات کی ایک ذیلی شاخ ہے جو کسی علاقے اور نسل کی زبان کا اس کے وسیع سماجی اور ثقافتی تناظر میں مطالعہ کرتی ہے اور مخصوص علاقے کے سماجی اور ثقافتی ڈھانچے کے تعین میں زبان کے کردار کا احاطہ کرتی ہے۔

عصبی لسانیات (Neurolinguistics): عصبی لسانیات اس امر کا مطالعہ کرتی ہے کہ دماغ اور اعصاب کے نظام عمل (Mechanisms) کا زبان کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ دماغ کے سب سے اہم اجزا بائیں کان کے اوپر والے حصے میں ہوتے ہیں۔ فرانسیسی نیوروسرجن پال بروکا نے ۱۸۶۰ء کی دہائی مین بتایا کہ دماغ کے اس مخصوص حصے (Broca's area) کو پہنچنے والے نقصان سے تقریر میں دشواری ہوتی ہے۔ جرمن ڈاکٹر کارل ورنک نے ۱۸۷۰ء کی دہائی مین بتایا کہ (Wernicke's area) مین نقصان سے بولنے میں دشواری ہوتی ہے۔ ایلیکسیا (Alexia) کا تعلق پڑھنے کی خرابی سے ہے۔ ڈسگرافیا (Dysgraphia) کا تعلق لکھنے کی خرابی سے ہے۔ ڈیمینشیا (Dementia) کا نتیجہ علمی کمی ہے۔

عام لسانیات (General Linguistics): عام لسانیات میں لسانی مطالعہ کی سبھی شاخیں زیر مطالعہ آ جاتی ہیں۔ اس میں لسانیات کی تمام جہات اور مبادیات کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ جدید تحقیق اور نئے رجحانات کی نشان دہی کی جاتی ہے۔ پروفیسر گیان جین عام لسانیات کو لسانیات کے دوسرے تمام شعبوں کا اجتماع تصور کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ لسانیات کے کچھ اور بھی شعبے ہیں، جو ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں ہیں۔ مثلاً لسانی فردیات (Linguistic Ontogeny)، ارتقائی لسانیات (Developmental

Linguistics)، مطبی لسانیات((Clinical Linguistics)، تفتیشیاتی لسانیات(-Forensic) Linguistics)، سیمیات(Semiotics) اور ماحولی لسانیات(Ecolinguistics) وغیرہ۔

حوالہ جات

۱۔ شوکت سبز واری، ڈاکٹر، لسانی مسائل (کراچی: مکتبۂ اسلوب، ۱۹۶۲ء) ص ۷۔۸

۲۔ گیان چند جین، پروفیسر، عام لسانیات (لاہور: بک ٹاک، میاں چیمبرز 3 ٹمپل روڈ)، ص ۲۶

۳۔ زور، سید محی الدین قادری، ڈاکٹر، ہندستانی لسانیات (لاہور: مکتبہ معین الادب، ۱۹۶۱ء)، ص ۲۷

۴۔ نصیر احمد خان، اردو لسانیات (نئی دہلی: اردو محل پبلی کیشن، ۱۹۹۰ء) ص ۲۳۔۳۱

۵۔ اقتدار حسین خاں، لسانیات کے بنیادی اصول (علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۱۹۵۸ء) ص ۱۴۔۱۵

۶۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو زبان کی مختصر ترین تاریخ (اسلام آباد: مقتدری قومی زبان، ۱۹۹۵ء) ص ۱۱

۷۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: گیان چند جین، پروفیسر، عام لسانیات، ص ۵۶۶۔۵۸۷

۸۔ گیان چند جین، پروفیسر، عام لسانیات، ص ۶۲۴۔۶۲۶